ہر مہینے صرف ڈھائی دن خون آتا ہو تو کیا ایسا خون حیض ہے یا استحاضہ؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک خاتون جنہیں ہر مہینے حیض کے دنوں میں صرف ڈھائی دن تک خون جاری رہتا ہے، اور اس کے بعد پورا مہینہ خون نہیں آتا، تو کیا ان کا یہ خون حیض میں شمار ہوگا یا استحاضہ میں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ بالا صورت میں ہر مہینے صرف ڈھائی دن تک آنے والا خون، استحاضہ شمار ہوگا، کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن، تین راتیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن، دس راتیں ہے، اور جو خون تین دن، تین راتیں پوری ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے اور اس کے بعد کم از کم پندرہ دن، پندرہ راتوں تک دوبارہ نہ آئے، تو وہ حیض شمار نہیں ہوتا بلکہ استحاضہ شمار ہوتا ہے۔

ذخر المتأھلین میں ہے "الدماء الفاسدة المسماة بالاستحاضة سبعة الاول ماتراه الصغيرة اعنى من لم يتم له۔۔ تسع سنين۔۔ والخامس ما نقص من الثلاثة فی مدة الحیض" ترجمہ: فاسد خون، جن کو استحاضہ کہا جاتا ہے، وہ سات ہیں، ان میں سے پہلا وہ ہے جسے نابالغہ بچی دیکھے یعنی وہ بچی کہ جو ابھی نوسال کی عمر کی نہیں ہوئی، اور پانچواں وہ جو مدت حیض میں تین دن سے کم ہو۔ (رسائل ابن عابدین، ذخر المتأھلین مع منھل الواردین، ص 98، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "تین 3 دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں اِستحاضہ ہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 377، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حیض کی مدت کے حوالے سے تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے "(وأقله ثلاثة ايام بلياليها) الثلاث۔۔۔ (وأكثره عشرة) بعشر ليال۔۔۔ (والناقص) عن أقله (والزائد) على اكثره۔۔۔ (استحاضة)" ترجمہ: اور حیض کی کم سے کم

مدت تین دن، تین راتیں ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں، اور جو خون اپنی اقل مدت سے کم ہو اور جو اپنی اکثر مدت سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 1، صفحہ 524، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔۔۔ 72 گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے۔ ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار 72 گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔ ان کے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی 24 گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 372، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

طہر کے فاصل ہونے نہ ہونے کے متعلق البحر الرائق میں ہے "الطهر المتخلل بين الدمين إذا كان أقل من خمسة عشر يوما لا يصير فاصلا بل يجعل كالدم المتوالي،۔۔۔و إن كان خمسة عشر يوما فصاعدا يكون فاصلا"

ترجمہ: دو خونوں کے درمیان آنے والا طہر جب پندرہ دن سے کم ہو تو وہ فاصل نہیں بنتا بلکہ اسے مسلسل آنے والے خون کی طرح قرار دیا جاتا ہے، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ پر آئے تو وہ فاصل ہو گا۔ (البحر الرائق، باب الحیض، ج 01، ص 216، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4377

تاریخ اجراء: 07 جمادی الاولیٰ 1447ھ/30 اکتوبر 2025ء